141787 ـ بیوی کو طلاق دی تو طلاق کی نیت نہ تھی

سوال

میں بہت زیادہ متعصب ہوں اور بہت سارے معاملات میں بیوی کے ساتھ مناقشہ نہیں کرتا، میرے گھر والوں اور میری بیوی کے درمیان کچھ مشکلات پیدا ہوئی اور بیوی غصہ میں آ گئی اور اس نے آواز بلند کی اور کمرہ میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا اور مجھ سے طلاق کا مطالبہ کرنے لگی، میں گھر سے باہر جانا چاہتا تھا کیونکہ میرے لیے کمرہ تنگ ہو گیا گویا کہ وہ قبر ہے، بیوی نے مجھے چابی دینے سے انکار کر دیا میں نے کمرہ میں تلاش کی لیکن مجھے نہ مل سکی.

میں نے اپنے آپ کو اسے مارنے سے روکنے کے لیے بیوی کو کہا کہ تجھے طلاق ہے، کیونکہ ایک گھنٹہ یا اس سے زائد یہ دباؤ میں برداشت نہ کر سکا، میری نیت طلاق دینے کی نہ تھی بلکہ میں نے یہ الفاظ اس لیے بولے کہ بیوی نے مجھے مجبور کر دیا تھا... یہ دوسری طلاق تھی اور میں نے دو دن میں ہی اس سے رجوع کر لیا.

لیکن تین برس کے بعد ہمارے درمیان سختی کلامی ہوئی اور اس نے میرے گھر والوں پر سب و شتم کیا، تو میں نے اس پر ہاتھ اٹھایا تا کہ اسے خاموش کر سکوں لیکن اس نے مجھ پر بھی آواز بلند کی تو میں نے اسے خاموش کرانے کے لیے کہا تجھے طلاق ہے، پھر مجھے یاد آیا کہ وہ تو حیض کی حالت میں ہے....

میں اسے طلاق نہیں دینا چاہتا کیونکہ ہمارے بچے بھی ہیں جن میں سب سے بڑے کی عمر صرف سات برس ہے، میں صرف اسے اس کے علاوہ کسی اور طریقہ سے نہ تو خاموش کرا سکتا ہوں اور نہ ہی ادب سکھا سکتا ہوں.

برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں، میں طلاق نہیں دینا چاہتا کیونکہ میں بیوی چاہتا ہوں دونوں حالتوں میں اس کا حل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے " تجھے طلاق ہے " تو یہ صریح طلاق ہے اس میں نیت کی ضرورت نہیں، لیکن اگر کوئی شخص مثلا یہ الفاظ کہے : جاؤ اپنے میکے چلی جاؤ، یا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ، یا میں تمہیں نہیں چاہتا وغیرہ الفاظ بولے تو یہ فقہاء کے ہاں طلاق کا کنایہ کہلاتا ہے، اس لیے یہ کنایہ سے اس وقت تك طلاق نہیں ہو گی جب تك طلاق کی نیت نہ پائی جائے.

آپ نے جو یہ بیان کیا ہے کہ طلاق زندگی کو بدلنے کے لیے مشروع کي گئی ہے، یہ تعبیر دقیق نہیں، کیونکہ طلاق تو زندگی تبدیل کرنے کے لیے بھی مشروع ہے، اور ضرر و نفرت کے حصول کے وقت بھی، اگرچہ اس کے ساتھ زندگی گزارنا ممکن بھی ہو.

اس کا یہ معنی نہیں کہ ان اسباب کے ہوتے ہوئے ہی طلاق واقع ہوتی ہے، بلکہ جب بھی کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے تو طلاق ہو جائیگی، چاہے وہ اچھی بھلی اور سعادت کی زندگی بسر کر رہا ہو، یا پھر اس نے بطور مذاق اور کھیل طلاق کے الفاظ بولے تو بھی بالاتفاق طلاق واقع ہو جائیگی.

دوم:

فقہاء کرام کے ہاں حالت حیض میں طلاق ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے، اور جمہور علماء طلاق ہو جانے کے قائل ہیں، اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ حالت حیض میں طلاق نہیں ہوتی.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (72417) کے جواب کا مطالعہ کریں.

آدمی کو چاہیے کہ وہ وہاں طلاق استعمال کرنے سے اجتناب کرے جہاں مشروع نہیں ہے، کیونکہ طلاق دھمکی اور وعید اور غصہ ختم کرنے کے لیے مشروع نہیں کی گئی، اور نہ ہی کسی معین مصیبت سے نکلنے کے لیے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہم سب کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .